

مہوار امدادیہ اشرفیہ

۲۹

# بعثت نبوت کے مقصد

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد اختر صاحب دہلی

انقاہ امدادیہ اشرفیہ

ناشر:

**الاخترا سٹ انٹرنیشنل**

کراچی • لاہور • اسلام آباد • پشاور • بہاولنگر • بنوں



لاہور آفس: یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ



پوسٹ نمبر 2074 لاہور پوسٹ کوڈ 54000 - 6370371 - 042-6373310

# بعثت نبوت کے مقاصد

عارف باللہ حضرت سید الانشاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ





نام و عظمیٰ \_\_\_\_\_ بعثت نبوت کے مقاصد  
 و عظمیٰ \_\_\_\_\_ عارف باللہ حضرت اقدس شاہ ولی محمد اختر صاحب برکات  
 ناشر \_\_\_\_\_ اختر پبلشرز انٹرنیشنل  
 اشاعت دوم \_\_\_\_\_ ذیقعد 1421 ہجری

منہ کے پتے

مواعظ کی ترسیل بذریعہ ڈاک صرف ان پتوں سے ہوتی ہے۔

یادگار خانقاہ امدادیہ شرفیہ لاہور

بالتقابل چڑیا گھر، شاہراہ قائد اعظم، لاہور

پوسٹ نمبر: 2074 پوسٹ کوڈ نمبر: 54000 فون: 6373310- فیکس: 042-6370371

انجمن احیاء السنۃ (سرگودھا) - نئی آباد، بائیں پورہ لاہور۔ پوسٹ کوڈ: 54920  
 042-6861584, 042-6551774 فون

ڈاکٹر عبداللطیف  
 خلیفہ مجاز: عارف باللہ حضرت اقدس  
 مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب برکات  
 اشاعت دہران

32 راجپوت بلاک نصیر آباد، باغبان پورہ لاہور ☎ : 6861584-6551774

# فہرست

صفحہ

عنوان

- عرض مرتب
- مستی قہر و عذاب
- اصلاح قلب کی اہمیت
- طواف بیت الرب اور طواف رب البیت
- مسلمان بیت اللہ کو نہیں اللہ کو سجدہ کرتے ہیں
- علامہ شامی کی اولیاء اللہ سے عقیدت اور سمت کعبہ کا ایک مسئلہ
- اِذْ يَذْفَعُ اِبْنُ هِيَمُ الْقَوَاعِدَ کی تفسیر
- حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے نام ساتھ ساتھ نازل نہ فرماتے کا راز
- رَبَّنَا قَبِّلْ مِنَّا میں انبیاء کی شان عبدیت کا ظہور ہے
- اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ کی تفسیر
- سمیع و علیم کا ربط
- رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ سے کیا مراد ہے؟
- تمام مناسک حج و عمرہ سے بتاتے گئے۔
- کعبہ شریف زمین کے بالکل وسط میں ہے۔
- تفسیر تَبَّ عَلَیْنَا
- انبیاء علیہم السلام کی توبہ سے کیا مراد ہے؟



## عنوان

## مفہوم

- تو اب اور رحیم کے تقدم و تاخر کے دو عجیب نکتے
- فرقہ معزولہ کا رد
- غفور اور ودود کا ربط
- مقاصد بعثت نبوت
- يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ سے مکاتیب قرآن اور دارالعلوم کا ثبوت
- وَيُذَكِّرُهُمْ سے خانقاہوں کے قیام کا ثبوت
- تعلیم اور تزکیہ کے تقدم و تاخر کے اسرار عجیبہ
- تعلیم کتاب میں حکمت کی اہمیت
- حکمت کی پانچ تفسیریں
- دخول مسجد کی دُعا اور قعدہ میں تشہد کے رموز
- مسجد سے نکلتے وقت روزی مانگنے کا راز
- صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي کی شرح اور طریق السنۃ کی تعلیم
- حکمت کی تیسری تفسیر
- حضرت شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی حکمت دینیہ
- حکمت کی چوتھی تفسیر
- حکمت کی پانچویں تفسیر
- تفسیر اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

## عرض مرتب

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْ عَلَى رَسُوْلِكَ الْكَرِيْمِ

دینی انخطاط کے اس دور کا ایک بہت بڑا المیہ یہ بھی ہے کہ مختلف شعبہ ہائے دین میں خدمات انجام دینے والے بعض حضرات صرف اپنے ہی شعبہ کو عین دین سمجھ کر دوسرے شعبوں کو بہ نظر استحقاق دیکھتے ہیں اور گویا کُل جذبِ بِنَمَالَدَ فِيْهِمْ فِدْحُوْنَ کے مصداق ہیں حالانکہ دین کا ہر شعبہ اپنی جگہ اہم ہے مکاتب قرآن اور مدارس علمیہ بھی دین کے شعبے ہیں دعوتِ تبلیغ بھی دین کا شعبہ ہے، خانقاہیں بھی دین کا شعبہ ہیں جہاں اصلاح و تزکیہ نفوس کا کام انجام دیا جاتا ہے جس پر قبولِ اعمال کا مدار ہے۔

مرشدنا و مولانا عارف باللہ حضرت شاہ حکیم محمد خستہ صاحب امت برکاتہم نے ۱۴ ربیع الثانی ۱۴۱۷ھ بمطابق ۲۰ اگست ۱۹۹۶ء بروز جمعہ گیارہ بج کر ۴۵ منٹ پر خانقاہ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال میں مسجد اشرف کی محرابِ نہایت جامع اور عالمانہ بیان فرمایا اور آیت یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ دِیْزِیْکَیْہُمْ سے ثابت فرمایا کہ مکاتب قرآنی و مدارس دینیہ و خانقاہیں بعثت نبوت کے مقاصد میں سے ہیں حضرت والا کا بیانِ علم و عشق کا مرقع، حقائق دینیہ کا منظر اور افکار و عقائد باطلہ کا قاطع تھا اور حضرت والا کے سوز و درد و کیف عشق میں ڈوبا ہوا جس سے سامعین کے قلوب سرشار اور آنکھیں اشکبار تھیں۔

ہاں کیلجے منہ کو آتے ہیں تری آواز سے

کس قیامت کی ٹرپ اُف تیرے افسانے میں ہے

(جامع)



بہت اہل علم حضرات نے وعظ کے بعد فرمایا کہ جس آیت شریفہ سے حضرت ملامت برکاتہم نے مقاصد بعثت نبوت کو ثابت فرمایا ہے ہماری نظر کبھی اس طرف نہیں گئی تھی۔ یہ عظیم شان و لائق ناقابل رد ہیں۔

احقر راقم الحروف نے بیان کو مرتب کیا اور اس کا نام بعثت نبوت کے مقاصد (قرآن پاک کی روشنی میں) تجویز کیا گیا۔ حق تعالیٰ شرف قبول عطا فرمائیں اور حضرت والا کے فیوض و برکات تاقیامت جاری رکھیں اَطَالَ اللهُ بَقَاءَ ذَاوَادَامَ اللهُ فَيُوضُّهُ وَبَدَكَاتُهُ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ آمِينَ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔  
احقر ید عشرت جمیل ملقب بہ میر عفا اللہ عنہ

خادم

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب امت برکاتہم  
خانقاہ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال (۲) کراچی

حقیقت خانقاہ

اہل دل کے دل سے نکلے آہ آہ

بس وہی اختر ہے اصلی خانقاہ

برکات سفر دینی

مانا کہ بہت کیف ہے حُب الوطنی میں

ہو جاتی ہے مے تیز غریب الوطنی میں

(حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب امت برکاتہم)



## بعثت نبوت کے مقاصد قرآن پاک کی روشنی میں

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفَى وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِيَ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ اَمَّا بَعْدُ  
فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ  
اِذْ يَدْعُوْا بَاِزْهِيْمٍ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ  
مِنَّا ۙ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ (پ ۱، سورۃ البقرہ)

پچھلے جمعہ کو یہ آیت میں نے تلاوت کی تھی مگر اس کی تفسیر نہ ہو سکی کہ مضامین  
دوسرے آگے اور بارش پر نہ بادلوں کو اختیار ہے نہ کسانوں کو اختیار ہے۔ جب  
حکم ہو جاتا ہے تو وہی بادل پانی برساتے ہیں اور وہی بادل پتھر برساتے ہیں بجلتے  
منفید بارش کے اور جہاں برسنے کی اُمید ہوتی ہے وہاں سے دور بھگا کر دوسری جگہ  
بارش کر دیتے ہیں۔ اسی طرح مضامین کی آمد بھی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ دعا  
کرنے کے بیٹھ جاتا ہوں کہ جو مضمون آپ کے بندوں کے لئے مفید ہو وہی دل میں عطا فرما  
دیجئے میں خود بیان نہیں کرتا، بھیک مانگ کر بیٹھتا ہوں جو مالک بھیک دے دے گا  
وہی ہم آپ کو پیش کر دیں گے۔ ایک بھکاری اور ایک فقیر کے پاس کیا ہے مولانا  
رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

بجز چیزے کم دادی من چہ دارم  
جو کچھ آپ نے عطا فرمایا ہے اس کے علاوہ اور میں کیا رکھتا ہوں۔  
چہ می جوئی زجیب و آستینم



آپ میری جیب آتین کی تلاشی نہ لیجئے آپ کو تو سب معلوم ہے جو کچھ آپ دیں گے  
وہی تو ہم پائیں گے اور مولانا رومی نے عرض کیا۔

برکف من نہہ شراب آتیش

اے خدا اپنی محبت کی تیز دالی شراب میرے ہاتھ پر رکھ دیجئے۔ آگ والی تیز دالی  
نہایت گرم اپنی شراب محبت میرے ہاتھ پر رکھ دیجئے۔  
بعد ازیں کرو فرستانہ ہیں

اس کے بعد میری متانہ شان و شوکت کو دیکھتے ہم فقیروں کے پاس کیا ہے اگر آپ  
اپنی محبت کا جام ہم کو نہ پلائیں گے تو ہم کہاں سے مستی لائیں گے؟

ہاں ایک دوسری مستی آسکتی ہے اگر آپ کا کرم نہ  
مستی قہر و عذاب | ہو تو گناہوں کی مستی آسکتی ہے۔ مولانا رومی فرماتے ہیں۔

از شراب قہر چوں مستی دہی

جس پر آپ عذاب نازل کرنا چاہتے ہیں تو اس کو اپنے عذاب کی مستی دیتے  
دیتے ہیں۔ وہ قہر الہی ہوتا ہے۔ ایسا شخص کیا کرتا ہے؟ ہر جگہ گناہ تلاش کرتا ہے بیڈیوں  
کو تلاش کرتا ہے حسینوں کو تلاش کرتا ہے۔

نیمت ہارا صورت ہستی دہی

جو فانی حسین ہیں وہ ان کے حسن پر پاگل ہو جاتا ہے تو جب قہر خاگاہ کا شدید ہو تو  
سمجھ لو اللہ تعالیٰ کے قہر اور عذاب کی بارش شروع ہو گئی۔ جلدی کسی اللہ والے کے پاس  
خافا ہوں میں چلے جاؤ اور دو رکعت توبہ پڑھ کر خدا سے اس بدستی اور قہر والی مستی سے  
پناہ مانگو۔



مستی دو قسم کی ہے ایک بدستی اور ایک خوش مستی۔ خوش مستی وہ ہے جو مالک پر فدا ہو اور گناہ سے نظر بچا کر مست رہے کہ کیا آپ کا کرم ہے کہ آپ نے اپنی راہ میں غم اٹھانے کی توفیق دی۔ کہاں یہ میری قسمت۔ میرا پہلا شعر پہلے جج کا ہے۔ جب پہلا طواف نصیب ہوا تو میں نے اپنے مالک 'رب البیت کو یہ شعر پیش کیا۔

کہاں یہ میری قسمت یہ طواف تیرے گھر کا  
میں جاگتا ہوں یا رب یا خواب دیکھتا ہوں

جس کو اللہ پر فدا ہونا نصیب ہو جاتے سمجھ لو کہ اس کو صحیح مستی ملی ہے۔ اولیاء اللہ والی مستی ملی ہے، مقبولین بارگاہ کی مستی ملی ہے اور جس پر گناہ کی مستی سوار ہوتی ہے۔ یہ اللہ کے مردود بندوں کی مستی ہے۔ عذاب الہی اور قہر الہی کی مستی ہے۔ ڈر جاؤ۔ جب کبھی دیکھو کہ تقاضا معصیت کا شدید ہو رہا ہے تو رونا شروع کر دو کہ اے خدا اس قہر کی مستی سے ہم کو پاک فرما دے۔

تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے دو پیغمبروں کا واقعہ  
**اصلاحِ قلب کی اہمیت** بیان فرماتے ہیں۔ دیکھتے دل کی اصلاح

جو ہے نہایت اہم چیز ہے۔ اگر دل کی اصلاح نہ ہو تو کعبہ شریف میں بھی مزہ نہیں آئے گا۔ اللہ کے گھر کا وہی مزہ لیتا ہے جو گھر والے سے محبت رکھتا ہے۔ آپ کسی کے گھر جاتیں لیکن اگر دالے سے محبت نہیں تو مزہ نہیں آئے گا۔ اس لئے میرے شیخ شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ایک شخص نے ایک بزرگ سے کہا کہ میں حج کرنے جا رہا ہوں فرمایا فرض حج کر لیا؟ عرض کیا جی ہاں کر لیا۔ تو اس بزرگ نے فرمایا کہ جس کے گھر جا رہے ہو کیا اس گھر والے سے تمھاری جان پہچان ہے کہا جان پہچان تو نہیں ہے



فرمایا کہ ایک سال میرے پاس رہ جاؤ۔ ایک سال کے بعد جب گئے تو اتنا مزہ آیا کہ دس بارہ جو حج کتے تھے اس کے سامنے کچھ نہیں تھے۔ جتنی زیادہ اللہ تعالیٰ کی معرفت اور محبت ہوگی اتنی ہی کعبہ کی عظمت اور اس کا مزہ آئے گا۔

اولیاء اللہ کو بیت  
طوافِ بیتِ الرّب اور طوافِ رّب البیت

مِل جاتا ہے۔ اللہ والے بیت اللہ کا خالی اللہ کے گھر کا طواف نہیں کرتے وہ صاحبِ خانہ کا بھی طواف کرتے ہیں۔ ان کو خالی گھر کی زیارت نصیب نہیں ہوتی، بصیرتِ قلب سے صاحبِ خانہ کی بھی زیارت ہوتی ہے۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

حج کردن زیارت خانہ بود

جو کعبہ کو دیکھ لے عرفات کے میدان میں پہنچ جائے اس کا حج ہو جاتا ہے لیکن۔

حج رّب البیت مردانہ بود

حجِ رّب البیت کرنا جو گھر والا ہے اس کی زیارت کرنا یہ اولیاء اللہ کا کام ہے۔

مسلمان بیت اللہ کو نہیں اللہ کو سجدہ کرتے ہیں | اسی لیے میرے  
شیخ نے فرمایا

کہ ایک ہندو نے کہا کہ مولوی صاحب ہم کو پتھر کے بُت پوجنے سے منع کرتے ہو لیکن آپ کا کعبہ شریف جہاں آپ لوگ سجدہ کرتے ہو وہ بھی تو پتھر کا ہے۔ پھر ہم میں اور آپ میں کیا فرق ہے ہمارے اور تمہارے درمیان کیا فرق ہے۔ میں پتھر کا بُت پوجتا ہوں اور تم کعبہ شریف جو پتھر کا ہے وہاں سجدہ کرتے ہو۔ یہ واقعہ میرے مرشدِ اَوّل حضرت مولانا شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا۔ ان مولانا نے ہندو کو جواب دیا۔

کافر ہے جو سجدہ کرے بُت خانہ سمجھ کر

اگر ہم کعبہ کو سجدہ کریں تو ہم کافر ہو جاتیں۔

کافر ہے جو سجدہ کرے بُت خانہ سمجھ کر

سر رکھا ہے ہم نے درجہ انہ سمجھ کر

ہم نے تو محبوب کی چوکھٹ پر سر رکھا ہے کہ میرے محبوب کا گھر ہے۔ ہم گھر کو سجدہ نہیں کرتے  
گھر والے کو سجدہ کرتے ہیں۔ یہ تو محض سمت ہے۔ یہ تو ہمارے محبوب نے رُخ بتایا ہے کہ  
جب کعبہ کی طرف تمہارا رُخ ہوگا تو تمہاری نماز بھی قبول، سجدہ بھی قبول۔ یہ رُخ اللہ تعالیٰ  
نے متعین فرمایا ہے۔ بیت اللہ کو سجدہ کرنے کو خدا نے نہیں فرمایا؛ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا  
کہ بیت اللہ جو ہے یہ اللہ ہے فرمایا کہ یہ تو ہمارا گھر ہے۔ طواف کرنے کے لئے حج کے ارکان  
ادا کرنے کے لئے اس کو خدا مت سمجھنا۔ اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حجر اسود  
کا بوسہ لیا تو آپ رونے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی رونے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ اے عمر کیوں روتے ہو؟ عرض کیا کہ جب خدا کا رسول رہ رہا ہے تو میں نہ روؤں؟  
اور حجر اسود کو ہمیں اللہ فرمایا گیا بطور نشانی کے لیکن حجر اسود بھی خدا نہیں ہے یاد رکھو بیت اللہ  
اور ہے رب البیت اور ہے۔ وہ تو رُخ ہے حکم ہے کہ اس طرف سجدہ کرو اس طرف  
نماز پڑھو اور اگر کسی کو جگہ نہیں معلوم کہ کعبہ کس طرف ہے نہ قبلہ نما پاس ہے نہ کوئی بتانے  
والا ہے تو تحری کرو، دل میں سوچو، دل جس طرف کو گواہی دے کہ اس طرف کعبہ ہے تو  
انداز سے جو رُخ کرو گے نماز ہو جائے گی۔

علامہ شامی کی اولیاء اللہ سے عقیدت اور سمت کعبہ کا ایک مسئلہ  
رحمۃ اللہ علیہ



نے ایک باب باندھا ہے۔ بابِ کراماتِ الاولیاء۔ فرماتے ہیں کہ اگر کعبہ اٹھ کر کسی دلی اللہ کی زیارت کو چلا جائے تو نماز کیسے ہوگی۔ دیکھ لو شامی جلد امیں۔ فرماتے ہیں کہ کعبہ اگر اٹھ کر کہیں چلا بھی جائے تو جس زمین پر کعبہ پڑے گا وہی زمین پر کعبہ پڑے گا۔ اس زمین سے آسمان تک سب کعبہ ہے لہذا وہی رُخ کافی ہے۔ علامہ شامی کی تحقیق دیکھئے کہ کراماتِ اولیاء کے یہ بڑے بڑے علماء کیسے معتقد ہیں۔

اِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهِيْمَ الْقَوَاعِدَ كِى تَفْسِيْر

تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے  
دو پیغمبروں کا حال بیان

فرمایا کہ وَ اِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهِيْمَ الْقَوَاعِدَ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبہ کی دیواریں اٹھا رہے تھے، قواعد جمع ہے قاعدہ کی اور قاعدہ کے معنی ہیں بنیاد۔ حضرت حکیم الامت مجتہد ملت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے بیان القرآن میں قواعد کا ترجمہ دیوار فرمایا اور فرمایا کہ اشرف علی قواعد کا ترجمہ دیواروں سے کیوں کر رہا ہے۔ اس کی وجہ اِذْ يَرْفَعُ ہے۔ جب بنیاد سے چیز اُگے اٹھتی ہے بلند ہوتی ہے تو اسی کا نام دیوار ہے۔ لہذا رفعت قاعدہ مستلزم ہے دیوار کو یعنی جب بنیاد اوپر اٹھتی ہے تو دیوار کہلاتی ہے۔ لہذا حضرت نے قواعد کا ترجمہ دیوار کیا اور وجہ بھی بتا دی۔

حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کے نام ساتھ ساتھ نازل نہ فرمانے کا راز

ابراہیم علیہ السلام کا نام اور حضرت اسماعیل کا نام اللہ تعالیٰ نے ساتھ ساتھ نازل نہیں فرمایا۔ اِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهِيْمَ کے بعد الْقَوَاعِدَ مِنْ اور الْبَيْتِ تَمِيْنِ الفاظ اور نازل فرمائے پھر وَ اِسْمَاعِيْلُ کو آخر میں نازل کیا۔ مفسر عظیم علامہ آوسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب

باپ بیٹے دونوں ایک ساتھ بنا رہے تھے تو دونوں کا نام ساتھ ساتھ کیوں نازل نہیں فرمایا  
ابراہیم علیہ السلام کے لفظ کو نازل فرما کر اسماعیل کے لفظ کو ذرا فاصلے سے نازل کیا اور بیچ میں تین  
لفظ القواعد اور من اور البیت بڑھا دیئے تاکہ امت یہ نہ سمجھے کہ تعمیر کعبہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام  
اور حضرت اسماعیل علیہ السلام دونوں برابر کے درجے میں شامل ہیں۔ بلکہ قیامت تک امت  
کو یہ معلوم ہو جائے کہ اصل تعمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہے اور اسماعیل علیہ السلام ان کے معین  
کے درجہ میں ہیں۔ فَإِنَّهُ كَانَ صَغِيرًا وَ مُعِينًا لَّهُ وہ اس وقت چھوٹے تھے  
اور ان کے معین و مددگار تھے۔ مددگار اور ہوتا ہے اصل تعمیر کرنے والا مستری اور ہوتا ہے۔  
اللہ تعالیٰ اس منیر عظیم علامہ آوسی بغدادی مفتی بغداد کو جزائے عظیم دے اور ان کی قبر کو نور سے  
بھر دے۔ کتنا پیارا نکتہ بیان کیا کہ دونوں پیغمبروں کے ناموں میں ذرا سا فاصلہ کر دیا تاکہ دونوں میں  
مساوات لازم نہ آئے؛ بانی کعبہ میں اور معین تعمیر کعبہ میں برابری لازم نہ آئے اور معلوم ہو کہ  
کعبہ اصل میں ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر ہے اور اسماعیل علیہ السلام ان کے معین و مددگار ہیں۔

**رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا** میں انبیاء کی شانِ عبدیت کا ظہور ہے | پھر ان لوگوں  
نے دونوں

پیغمبروں نے دعا مانگی رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اے ہمارے  
رب ازراہ کرم ہمارے اس عمل کو قبول فرما لیجئے۔ تقبل باب تفعّل ہے جس میں خاصیت تکلف  
کی ہے جس کے معنی ہوتے کہ تکلف قبول فرما لیجئے۔ ہماری قابلیت کو نہ دیکھتے۔ آپ کی  
عظمت غیر محدود کے شایان شان ہماری تعمیر نہیں ہے۔ آپ کے کعبہ کرم کی جو شان ہے  
وہی تعمیر ہم سے نہ ہو سکی۔ لیکن آپ ازراہ کرم قبول فرما لیجئے۔



## اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ کی تفسیر | اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ آپ نے

والے جاننے والے ہیں۔ ان دونوں سمیع اور علیم کے نزول کی وجہ بیان کی کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں اپنی یہ دو صفات کیوں نازل فرمائیں۔ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ یعنی سَمِيعٌ بِذَعْوَاتِنَا آپ ہماری دُعا کو سُن رہے ہیں۔ وَعَلِيمٌ بِذُنُوبِنَا اور ہماری نیت آپ باخبر ہیں کہ ہم نے آپ ہی کے لئے یہ کعبہ بنایا ہے۔ سبحان اللہ! کتنی پیاری تفسیر کی۔

اور سمیع و علیم میں ایک خاص ربط ہے۔ **سَمِيعٌ وَعَلِيمٌ کا ربط** | دُنیا میں آدمی بعض وقت سنا تو ہے لیکن

دل کے حال سے باخبر نہیں ہوتا۔ سمیع تو ہوتا ہے علیم نہیں ہوتا مثلاً ایک شخص دوسرے شخص کے سامنے اس کی خوب تعریف کر رہا ہے لیکن دل میں بغض رکھتا ہے تو دوسرا شخص سن تو رہا ہے لیکن دل کے بغض سے بے خبر ہے۔ سمیع تو ہے علیم نہیں اور اللہ تعالیٰ کے لئے یہ محال ہے کیونکہ وہ ہر ظاہر و باطن سے باخبر ہیں لہذا دونوں پیغمبروں نے سمیع کے بعد علیم فرمایا کہ آپ ہماری دُعا کو سن بھی رہے ہیں اور ہمارے دل کے حال سے بھی باخبر ہیں کہ ہم نے صرف آپ کے لئے کعبہ تعمیر کیا ہے۔

**رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ لَكَ سے کیا مراد ہے؟** | اس کے

پیغمبروں نے دُعا مانگی رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ لَكَ سے کیا مراد ہے؟ کیونکہ مسلمان تو وہ تھے ہی پیغمبر تو مسلمان ہی ہوتا ہے۔ وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ لَكَ کے معنی یہ نہیں ہیں کہ ہم کو مسلمان بنا دیجئے بلکہ یہ معنی ہیں کہ مسلمان تو ہم ہیں ہی اے اللہ! ہم



دونوں کو آپ اپنا اور زیادہ مطیع و فرماں بردار بنالیتے۔ ہمارے اخلاص میں اور زیادہ ترقی عطا فرمائیے جو ایمان و یقین اور اطاعت و اخلاص اس وقت ہمیں حاصل ہے اس سے اور زیادہ اعلیٰ درجہ کا عطا فرمادیجئے۔ یہاں یہ مراد ہے۔ اس لئے صرف ترجمہ دیکھنا کافی نہیں ترجمہ کے ساتھ تفسیر دیکھنا بھی ضروری ہے اور تفسیر میں کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو علماء سے پوچھنا چاہیے ورنہ آدمی بالکل غلط معنی سمجھتا ہے مسلمان کے بارے میں وہ سوچے گا کہ نبی تو مسلمان ہوتے ہی ہیں پھر وہ مُسْلِمِیْن لَکَ کی دعا کیوں کر رہے ہیں لیکن تفسیر سے معلوم ہوا کہ اس سے مراد اخلاص و اطاعت و فرماں برداری میں ترقی کی طلب ہے۔

**تمام مناسک حج وحی ثنائے گئے** | **وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا** اور ہم کو حج کے احکام بھی بتلادیجئے کہ حج کس طرح کیا جائے طواف کس طرح کریں منیٰ میں کب قیام کیا جائے اور وقوف عرفات کا دن اور وقت اور قیام مزدلفہ غرض حج کے پورے احکام اور طریقے ہمیں بتادیجئے۔ **أَرِنَا مَنَاسِكَنَا** میں تمام احکام حج شامل ہیں۔ اس لئے مفسرین لکھتے ہیں کہ آپ حج میں جتنے کام کرتے ہیں یہ کوئی من گھڑت اور خیالی پلاؤ نہیں ہے بلکہ جبریل علیہ السلام کو بھیج کر اللہ تعالیٰ نے حج کا پورا طریقہ اور احکام بتاتے۔

**کعبہ شریف زمین کے بالکل وسط میں ہے** | **اور کعبہ شریف جہاں واقع ہے وہ پورے عالم**

کا وسط ہے۔ آج دُنیا تے سائنس اور پوری دُنیا تے کفر جیران ہے کہ زمین کے بالکل سچے بیچ بالکل وسط میں کعبہ شریف کیسے بنایا گیا جب کہ اس وقت پیمائش کے آلات نہیں تھے سائنس کی ترقی نہیں تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کے ذریعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام



کو بتا دیا کہ یہاں کعبہ کی بنیاد رکھو جو وسط ہے دنیا کا اور اَرِنا مَنَّا سِکَنًا دو پیغمبروں کی دُعا ہے لہٰذا ان کی دُعا کے صدقہ میں اللہ تعالیٰ نے بذریعہ جبریل علیہ السلام تمام مناسک حج اور پورا طریقہ حج وغیرہ کا بتایا۔ آج ہم لوگ جو حج کر رہے ہیں یہ پورا طریقہ جبریل علیہ السلام کا بتایا ہوا ہے جس سے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سب کو آگاہ فرمایا۔

### تَفْسِيرُ تَبَّ عَلَيْنَا

وَتَبَّ عَلَيْنَا اور ہم پر توجہ فرمائیے یعنی اپنی توجہ و مہربانی کو ہم پر قائم رکھئے۔ تَبَّ عَلَيْنَا کی تفسیر علامہ آوسی نے فرمائی ہے اِنِّیْ وَفَّقْنَا لِلتَّوْبَةِ یعنی ہم کو توفیقِ توبہ دیتے ہیں مفسرین لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی توجہ سے مراد توفیقِ توبہ ہے۔ جس کو توفیقِ توبہ نہیں ہے وہ اللہ کی رحمت اور مہربانی سے بہت دُور ہے، مقامِ بُعد میں مُستلّا ہے۔

انبیاء علیہم السلام کی توبہ سے کیا مراد ہے | یہاں پر علامہ آوسی نے ایک احوال قائم کیا کہ

پیغمبر سے تو گناہ کا ارتکاب نہیں ہو سکتا کیونکہ نبی تو معصوم ہوتا ہے۔ پھر یہاں دونوں پیغمبر کیوں توفیقِ توبہ مانگ رہے ہیں۔ اس کا جواب یہ دیا کہ عوام کی توبہ اور ہے، خواص کی توبہ اور ہے اور یہاں نہ عوام کی توبہ مراد ہے نہ خواص کی بلکہ یہ اخص الخواص کی توبہ ہے یعنی عام مسلمانوں کی توبہ ہوتی ہے گناہوں سے الدُّجُوعُ مِنَ الْمَعْصِيَةِ إِلَى الطَّلَاعَةِ اور خواص امت کی توبہ ہوتی ہے غفلت سے الدُّجُوعُ مِنَ الْغَفْلَةِ إِلَى الذِّكْرِ ہے اور یہ توبہ اخص الخواص کی ہے یعنی پیغمبروں کی توبہ ہے جس کا ترجمہ ہوگا اور ہمیں توفیقِ توبہ دیجئے لِرَفْعِ الدَّرَجَاتِ وَالتَّهْدِيَةِ فِي الْمَقَامَاتِ یعنی ہم قرب کے جس مقام پر اب ہیں اس میں اور ترقی عطا فرمائیے اور ہم دونوں کے درجات اور بلند کر دیجئے ہمیں

مقام قرب میں اور ترقی دیکھتے۔ دیکھئے تفسیر روح المعانی: خوب سمجھ لیں کہ یہ توفیق توبہ گناہ سے نہیں ہے کیونکہ نبی معصوم ہوتے ہیں ان سے گناہ صادر ہی نہیں ہوتے۔ اگر اکابر کی تفاسیر نہ دیکھی جاتیں تو آدمی کو اشکال پیدا ہو جائے گا کہ پیغمبر آخر کس بات کی توبہ مانگ رہے ہیں۔ علامہ آئوسی نے تفسیر روح المعانی میں اتنے بڑے اشکال کو دو جملوں میں حل کر دیا کہ پیغمبروں کی توبہ لِدَفْعِ الذَّرَعَاتِ وَالتَّشْرِقِ فِي الْمَعَامَاتِ ہے یعنی رفع درجات اور مقام قرب میں ترقی کی درخواست ہے۔

## توابع رحیمہ کے تقدم و تاخر کے دو عجیب نکتے | إِنَّكَ أَنْتَ الثَّوَابُ

الذَّحِيْمَةُ اور بے شک آپ توابع بھی ہیں رحیم بھی ہیں یعنی آپ توجہ فرمانے والے مہربانی فرمانے والے ہیں۔ مفسرین لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ثواب کو پہلے کیوں نازل کیا اور ذحیمہ کو بعد میں کیوں نازل کیا۔ اس کا عجیب نکتہ بیان فرمایا جو قابلِ وجہ ہے۔ دوستو سن لو پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوتی۔ اس تقدم و تاخر کا راز یہ ہے کہ جس پر اللہ رحمت نازل کرتا ہے اسے پہلے توفیق توبہ دیتا ہے۔ ثواب کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے مقدم فرمایا کہ ہم جس پر رحمت نازل کرتے ہیں پہلے اس کو توفیق توبہ دیتے ہیں اور توبہ کے ساتھ ہی رحمت نازل فرماتے ہیں۔ توفیق توبہ اور نزول رحمت دونوں ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ آگے آگے توفیق توبہ اور ساتھ ملا ہوا نزول رحمت۔ دونوں آپس میں ایک دوسرے کے چار اور جبران یعنی پڑوسی ہیں ایک دم ملے ہوئے آتے ہیں۔ توفیق توبہ اور رحمت کا نزول ساتھ ساتھ ہوتا ہے۔ جس نے اللہ سے معافی مانگ لی وہ سایہ رحمت میں آگیا، ایک سیکنڈ کی دیر نہیں ہوتی۔ توفیق توبہ شروع ہوتی، بندہ نے استغفر اللہ کہا اور نزول رحمت ساتھ ساتھ شروع ہو گیا۔



ایک سیکنڈ کی تاخیر نہیں ہوتی۔ لیکن توفیقِ توبہ چونکہ مقدم ہے خواہ ایک سیکنڈ ہی کے درجہ میں  
ہی اس لئے اللہ تعالیٰ نے تو اب کو مقدم کیا اور رحیمہ کو مؤخر فرمایا۔

دوسری وجہ علامہ آقوسی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بیان فرمائی  
**فرقہ معتزلہ کا رد**

کہ فرقہ معتزلہ ایک گمراہ فرقہ ہے جس نے یہ دعویٰ کیا کہ  
جو بندہ اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی توبہ قبول کرنا قانوناً لازم ہے اس  
کو معاف کرنا اللہ پر نعوذ باللہ فرض ہے۔ اس لئے چودہ سو برس پہلے اللہ تعالیٰ نے یہ دو  
لفظ تو اب اور رحیمہ نازل فرمائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ آئندہ ایک نالائق فرقہ  
معتزلہ پیدا ہوگا جو ایسا بے ہودہ دعویٰ کرے گا۔ مفسرین لکھتے ہیں کہ تو اب اور رحیمہ  
کے اس تقدم و تاخر میں اللہ تعالیٰ نے معتزلہ کا رد فرمادیا کہ اے نالائقو! اگر میں تمہاری  
توبہ کو قبول کر لیتا ہوں تو یہ قانونی طور پر مجھ پر فرض نہیں ہے۔ میں رحیم ہوں شانِ رحمت کے  
تمہاری توبہ کو قبول کرتا ہوں شانِ قانون سے نہیں شانِ ضابطہ سے نہیں۔ آہ کیا بلاغت  
ہے اللہ تعالیٰ کے کلام میں کیا بلاغت ہے ذرا دیکھو تو سہی بھلا کوئی انسانی کلام ایسا  
ہو سکتا ہے! إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ شانِ رحمت سے ہم بندوں کی توبہ  
قبول کرتے ہیں۔

اسی طرح دُھُو الْعَفْوَ الْوَدُودُ  
**غفور اور ودود کا ربط**

میں ایک خاص ربط ہے۔ میں پھولپور  
کے تالاب میں اپنے حضرت شیخ کے کپڑے دھو رہا تھا حضرت مسجد میں تلاوت کر رہے  
تھے تلاوت کرتے کرتے حضرت دُور کر آئے اور فرمایا حکیم اختر! جلدی آؤ۔ اس وقت ایک  
عجیب و غریب علم عطا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں دُھُو الْعَفْوَ الْوَدُودُ تو اللہ تعالیٰ



نے اپنی بخشش کی صفت غفور کی صفت کے بعد دود کیوں نازل فرمایا کہ اے بندو معلوم ہے کہ ہم تم کو بہت کیوں معاف کرتے ہیں؟ کیونکہ ہم تم سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ دوسرا نام دود جو نازل فرمایا یہ سبب ہے مغفرت کا۔ یعنی اے بندو! تمہیں ہم جلد معاف کیوں کرتے ہیں تو حضرت نے اپنی پوربی زبان میں فرمایا تھا کہ مارے میا کے یعنی مارے محبت کے میا کہتے ہیں پورب کی زبان میں محبت کو، ماتا کو کیا عجب الہامی علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے غفور کے بعد دود نازل فرما کر یہ بتا دیا کہ ہم تمہیں جو جلد معاف کرتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمیں تم سے بے حد محبت ہے پالنے کی محبت ہے۔ جو بتی پالتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بتی کی بھی محبت دل میں ڈال دیتے ہیں، کتا پالتا ہے تو اس سے بھی محبت ہو جاتی ہے اور ہم رب العالمین تمہیں پالتے ہیں تو ہمیں تم سے محبت نہ ہوگی؟ جو ظالم تو بہی نہ کرے وہی خسارہ میں رہتا ہے۔

اس کے بعد دونوں پیغمبروں نے ایک دُعا مانگی۔

**مقاصد بعثت نبوت**

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

ہماری اولاد اور خونی رشتوں میں ایک پیغمبر پیدا فرما یعنی یہ الانبیاء حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما اور وہ رسول کیا کام کرے گا اس کی بعثت کا کیا مقصد ہوگا۔ يَسْئَلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰتٰی الْکِتٰبَ اَنْ یَّخْشَوْاْ رَبَّہُمْ فَیَسْئَلُوْا عَلَیْہِمْ اٰیٰتِکَ وَیُعَلِّمُہُمُ الْکِتٰبَ وَیُزَکِّیْہُمْ وَیُؤْتِیْہُمْ مِّنْ رَّبِّہُمْ مَّوَدَّۃً وَرَحْمَةً لَّعَلَّہُمْ یَرْجِعُوْنَ

آپ کی کتاب کی تعلیم دے۔

**یَسْئَلُوْا عَلَیْہِمْ اٰیٰتِکَ وَیُعَلِّمُہُمُ الْکِتٰبَ**

سے مکاتب قرآن اور دارالعلوم کا ثبوت

وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ





خالی کر دیکھو اللہ کا نور ملے گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین سو ساٹھ نبیوں کو کعبہ سے نکال دیا مگر جب تک دل سے غیر اللہ کے بت نہیں نکلیں گے اس وقت تک یہ دل اللہ کی عظمتوں کو، کعبہ کی عظمتوں کو نہیں پہچان سکے گا۔ اس لئے مڑکی و مصفیٰ اور گناہوں سے توبہ کر کے جو متقی بندے حج کرتے ہیں ان کو کعبہ شریف میں کچھ اور نظر آتا ہے انہیں کعبہ کے انوار و تجلیات کا مشاہدہ ہوتا ہے اس لئے حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہما السلام نے درخواست کی کہ ہماری اولاد میں سے ایسا رسول مبعوث فرمائیے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو لوگوں کا تزکیہ کریں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اپنی اولاد کے لئے دُعا کرے کہ اے اللہ آپ قیامت تک میری اولاد میں ایسے علماء ربانی پیدا فرمائیے جو آپ کے دئیے ہوئے دین کے باغ کو پانی دیں اور اس کو ہر ابھر رکھیں ہمارے مکاتب قرآن کو اور ہمارے دارالعلوم کو قائم رکھیں۔ تَوَيْتَلُوْا عَلَيْهِمْ سَحْرًا اَيَّا تِلْكَ سے مکاتب قرآن کا ثبوت اور يَعْلَمُهُمُ الْكِتَاب سے مدارس علمیہ کے قیام کا ثبوت ہے اور وَيُزَكِّيْهِمْ سے خانقاہوں کے قیام کا ثبوت ہے۔ تزکیہ بھی مقصد بعثت نبوت ہے اور نبوت اب ختم ہو چکی لہذا یہ کار نبوت آپ کے سچے نائبین و وارثین کے ذریعہ قیامت تک جاری رہے گا۔ خانقاہوں میں دلوں کی صفائی ہوتی ہے دلوں کو غیر اللہ کے کبار خانے اور کھرے سے پاک کیا جاتا ہے اخلاص پیدا ہوتا ہے میرے شیخ حضرت مولانا سادہ ابراہیم صاحب امت بکاہم نے ایک تبلیغی مرکز کے بہت بڑے اجتماع میں فرمایا کہ مدرسوں سے تبلیغی جماعتوں سے اعمال کا وجود ملتا ہے بغور سے سُنتے فرمایا کہ مدرسوں سے، تبلیغی جماعتوں سے اعمال کا وجود ملتا ہے اور خانقاہوں سے اعمال کا قبول ملتا ہے اللہ والوں سے اخلاص ملتا ہے جس کی برکت اعمال قبول ہوتے ہیں ورنہ اعمال میں ریا اور دکھاوا ہو جائے گا۔ اسی لئے مولانا ایاس صاحب



جب تبلیغ سے واپس آتے تھے تو اپنے بزرگوں کی خدمت میں جا کر دل کی ٹیوننگ اور صفائی کراتے تھے اور فرماتے تھے کہ مخلوق میں زیادہ غلط ملط سے دل میں غبار سا آ جاتا ہے جس کی صفائی میں خانقاہوں میں کرتا ہوں۔ جب موثر زیادہ ملتی ہے تو پھر ٹیوننگ ضروری ہے یا نہیں ورنہ گرد و غبار سے انجن خراب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح دل میں ریا دکھاوا اور بڑائی آ جاتی ہے جس کی صفائی خانقاہوں میں ہوتی ہے تو خانقاہوں کا ثبوت یزید کینہم سے ہے۔

**تعلیم اور تزکیہ کے تقدم و تاخر کے اسرار عجیبہ** | میرے شیخ حضرت مولانا شاہ عبدالغنی صاحب

رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پہلے پارہ میں تزکیہ مودعہ تعلیم کتاب مقدم ہے اس میں علوم دینیہ کی عظمت شرافت کا بیان ہے تاکہ صوفیاء کو علوم دینیہ سے استغناء نہ ہو اور علم شریعت اور طریقت کو مغایر نہ سمجھیں اور پارہ (۳) اور پارہ (۲۸) میں تزکیہ کو مقدم فرما کر علماء دین کو تنبیہ و ہدایت فرمادی کہ تزکیہ کی نعمت سے تغافل نہ کرنا اور حضرت نے اس کی تمثیل یہ بیان فرمائی تھی کہ جہاں تعلیم مقدم ہے وہاں تخلیہ کی شرافت مقصود ہے جیسے عطر کی شیشی صاف کرنے سے مقصود عطر ہے کہ اس شیشی میں عطر ڈالا جائے اور جہاں تزکیہ مقدم ہے وہاں تخلیہ کی اہمیت مقصود ہے کہ گندی شیشی میں عطر کی خوشبو ظاہر نہ ہوگی۔ اس مثال سے علماء دین اور صوفیاء کرام دونوں کو ہدایت واضح ہوگئی کہ صوفیاء کرام زندگی بھر صرف قلب کی شیشی نہ دھوتے رہیں علوم کی بھی فکر کریں جو منظور ہے اور علماء کرام علوم دین کے لئے قلب کی شیشی کے تزکیہ و تطہیر کی فکر کریں اس سے غافل نہ ہوں۔ سبحان اللہ! میرے شیخ کی یہ تقریر جامع شریعت و طریقت ہے حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے لئے فرمایا تھا کہ آپ حامل علوم شریعت اور حامل علوم طریقت ہیں۔

## تعلیم کتاب میں حکمت کی اہمیت

اور يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ معلم ایسا ہونا چاہیے جو کتاب بھی پڑھائے اور حکمت بھی بتائے یعنی لوگوں کو خوش فہمی اور فہم دین کی تعلیم دے۔ اگر معلم حکمت نہیں جانتا تو اس کی تعلیم کتاب ناقص ہے معطوف علیہ معطوف مل کر معلوم ہو گا۔ جو کتاب اللہ کو سمجھائے لیکن حکیمانہ انداز سے سمجھائے۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ جو صاحب حکمت نہیں ہیں ان کی تعلیم ناقص ہے۔ خالی رٹا دینے سے ترجمہ کر دینے سے تعلیم کتاب کا حق تحوڑی آدا ہوتا ہے۔

## حکمت کی پانچ تفسیریں

حکمت کی پانچ تفسیریں یاد کر لیجئے۔ مفسر عظیم علامہ آلوسی نے فرمایا کہ حکمت کی پانچ تفسیریں ہیں :

- ۱۔ حقائق الكتاب ودقائقہ وہ معلم کتاب اللہ کے حقائق و اسرار و حکم اور اس کی باریکیاں بتائے۔
- ۲۔ طریق السنۃ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا طریقہ رکھائے اور سنت کا ہر طریقہ حکیمانہ ہے۔

## دخول مسجد کی دعا اور قعدہ میں تشہد کے رموز

مثلاً مسجد میں داخل ہوتے وقت رحمت کی دعا ہے اور نکلتے وقت فضل کی دعا ہے۔ رحمت سے مراد وہی رحمت جو صراج کی رات میں اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو التحیات کے جواب میں عطا فرمائی تھی۔ آپ نے فرمایا۔ اَللّٰحِیَّاتُ لِلّٰہِ اے اللہ میری تمام زبانی عبادتیں آپ پر فدا میری



ہر زبانی عبادت آپ ہی کے لئے ہے تو اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ  
 اِنَّهَا النَّبِیُّ سَلَامٌ ہو آپ پر اے نبی۔ آپ قوی عبادت مجھ کو دے رہے ہیں میری  
 طرف سے قوی سلام لیجئے۔ پھر آپ نے فرمایا وَ الصَّلَوَاتُ اے خدا میری بدنی عبادتیں  
 آپ کے لئے ہیں تو اس کے صلہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ اے نبی آپ  
 پر میری رحمتیں نازل ہوں۔ آپ نے بدنی عبادت مجھے پیش کی تو اس کا انعام لے  
 لیجئے کہ میری رحمتیں آپ پر نازل ہوں گی۔ یہ رحمت انعام ہے نماز کا 'بدنی عبادت کا۔  
 بس جو رحمت معراج میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوتی تو رحمتہ للعالمین صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے چاہا کہ میری اُمت کو بھی عطا ہو جائے لہذا آپ نے مسجد میں داخل ہوتے وقت  
 یہ دُعا کی کہ کہو اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ تاکہ میری اُمت جو بدنی عبادت  
 کے لیے آرہی ہے نماز کے لئے آرہی ہے اس کو بھی وہ رحمت عطا ہو جائے جو مجھے  
 معراج میں ملی اور میری اُمت اس رحمت سے محروم نہ رہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا وَ الطَّيِّبَاتُ اور میرا سب مال اے اللہ آپ پر فدا ہو، میری مالی عبادتیں آپ  
 ہی کے لئے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَ بَرَكَاتُهُ اے نبی میری برکتیں آپ پر  
 نازل ہوں جو ہم پر مال خرچ کرے گا ہماری برکتیں اس پر نازل ہوں گی۔ برکت کے معنی  
 کیا ہیں۔ اہم راغب اصفہانی لکھتے ہیں کہ برکت کے معنی ہیں فیضانِ خیرات الہیہ۔ اللہ  
 تعالیٰ کی خیرات کی بارش۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر خیر اور بھلائی کی بارش ہو جائے۔  
 مسجد سے نکلتے وقت وزی مانگنے کا راز | تو وَ بَرَكَاتُهُ سے معلوم  
 ہوا کہ جو لوگ اللہ کی راہ  
 میں مال خرچ کرتے ہیں ان پر اللہ کی طرف سے برکات نازل ہوتی ہیں اور مسجد سے نکلتے



وقت جو دُعائے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِکَ تو فضل سے مراد رزق ہے  
 فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوَةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ۔  
 جب نماز پوری ہو چکے تو تم زمین پر چلو پھرو اور خدا کی روزی تلاش کرو (ترجمہ بیان القرآن)  
 اب دکان کھولو، روزی تلاش کرو، فضل سے مراد یہاں روزی ہے جب رزق کا نام اللہ  
 نے فضل رکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھا دیا کہ جب عبادت کر کے مسجد سے نکلو تو اللہ  
 میاں سے کہو اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِکَ اے اللہ میں آپ سے آپ کے  
 رزق کا سوال کرتا ہوں۔ مطلب یہ کہ اے اللہ باطن تو نور سے بھر گیا، عبادت کر کے  
 آ رہے ہیں مگر آپ نے پیٹ بھی تو دیا ہے اب اس کے لیے کچھ چائے، ڈبل روٹی، انڈا،  
 مکھن بھی دیجئے۔ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ سے اس دُعا کا ایک خاص ربط ہے۔  
 نبی سے زیادہ اللہ کا مزاج شناس کوئی نہیں ہو سکتا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا  
 فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوَةُ کَیْ بَعْدَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ کے بعد اللہ تعالیٰ  
 روزی کی تلاش کی اجازت دے رہے ہیں تو حجتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد سے نکلے وقت یہ دُعا  
 سکھا دی کہ اب اللہ تعالیٰ سے روزی مانگو کہ اے اللہ اب ہم مسجد سے نکل رہے ہیں ہم لوگوں کو  
 روزی بھی دیجئے تو حکمت کی پانچ تفسیروں میں دو تفسیریں ہو گئیں (۱) حقائق الکتاب  
 ودقائقہ (۲) طریق السنۃ۔

**صَلُّوْا کَمَا رَأٰیْتُمْوْنِیْ اُصَلِّیْ** کی شرح اور طریق السنۃ کی تعلیم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ سکھائے مثلاً نماز تو فرض ہے مگر نماز کا پورا طریقہ قرآن  
 شریف میں نہیں ہے۔ بتائیے قرآن شریف میں کہیں التحیات ہے؛ مغرب کی تین رکعات  
 کہیں ہیں؛ قرآن پاک تو نماز پڑھنے کا حکم دیتا ہے لیکن کیسے پڑھیں وہ ہے طریق السنۃ۔



نبی کے طریقہ پر جو نماز ادا ہوگی وہ قبول ہوگی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صَلُّوْا  
 کَمَا رَأَيْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ اے صحابہ نماز ایسے پڑھو جیسے میں پڑھتا ہوں صَلُّوْا  
 کَمَا رَأَيْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ ایسے پڑھو جیسا کہ تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھ رہے  
 ہو۔ یہ صرف صحابہ کی آنکھوں کو شرف حاصل ہے جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حالتِ  
 نماز میں پایا ہے۔ صحابہ کے علاوہ کون ہے جس نے پیغمبر کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہو خواہ  
 امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ہوں یا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہوں کسی کو یہ شرف حاصل نہیں۔  
 یہ صحابہ کی قسمت تھی جنہوں نے کَمَا رَأَيْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ کا مقام پایا۔ انہوں نے حضور  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جیسا تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو بس اس  
 کی نقل کر دو اس کی صورت بنا لو۔ نبوت کی نماز کی باطنی کیفیت تمہیں کہاں حاصل ہو سکتی  
 ہے مقام نبوت سے تمہاری نماز کہاں ہو سکتی ہے۔ بس تم میری نقل کر لو جیسے میں نماز  
 میں اٹھتا بیٹھتا ہوں جیسے رکوع اور سجود کرتا ہوں تم میرے قیام و قعود رکوع و سجود کی نقل  
 کر لو تو نقل کی برکت سے تمہیں سب انعام مل جائے گا تمہاری نماز قبول ہو جائے گی۔  
 صَلُّوْا کَمَا رَأَيْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ جیسا تم مجھے دیکھتے ہو کہ میں نماز پڑھتا ہوں تم  
 اس کی نقل کر دو ورنہ وہ دل کہاں سے پاؤ گے جو پیغمبر کے سینہ میں ہے وہ مقام نبوت  
 کہاں سے پاؤ گے لہذا تمہارا کام نقل سے بنے گا۔

حکمت کی تیسری تفسیر | حکمت کی تیسری تفسیر ہے الفقہ فی  
 الدین دین کی سمجھ ہو بعض لوگ علم بہت

رکھتے ہیں لیکن دین کی سمجھ نہیں ہے، فقہ نہیں ہے۔ دین کی سمجھ بھی ہونی چاہیے۔  
 میرے شیخ شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ایک من علم کے لئے دس من

عقل چاہیے۔ ایک من علم راہ من عقل باید علم کے لئے عقل و فہم بھی چاہیے۔ بے وقوف انسان کو اگر مولوی بنا دو تو ہر جگہ طاقت استعمال کرے گا۔ مولانا ابراہار الحق صاحب دامت برکاتہم نے فرمایا کہ لندن میں ایک شخص نے گیارہ میں موٹر پیش کی کہ اس کو ٹھیک کر دو، اس نے ایک چھوٹی سی ہتھوڑی اٹھاتی اور ایک پرزے پر ٹھک سے مار دیا اور کہا لائیے دس پونڈ۔ جو یہاں کا پانچ سو روپیہ ہوا، موٹر والے نے کہا کہ میاں ایک ہتھوڑا ٹھک سے مار دیا یہ کون سا کمال دکھایا جو دس پونڈ مانگ رہے ہوں نہ محنت تو ایک پونڈ کے قابل بھی نہیں ہے۔ اس نے کہا میں نے ہتھوڑی مارنے کا پیسہ ہتھوڑی لیا ہے اس دماغ کا لیا ہے کہ ہتھوڑی کہاں ماری جاتے، کس پرزہ پر ماری جاتے اس کا پیسہ لیا ہے اس کا نام حکمت ہے۔ الفقہ فی الدین کے معنی ہیں کہ ہم دین کو بحسن طرح استعمال کریں، کیسے سمجھائیں۔

حضرت شاہ عبد الغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی حکمت دینیہ | میرے شیخ شاہ عبد الغنی صاحب سے ایک

بدعتی مرید ہوا رام پور میں اس نے پوچھا کہ میں عہد نامہ، دُرود تاج، دُرود لکھی یہ سب پڑھتا ہوں حضرت نے اس سے پوچھا کہ کتنی دین تک پڑھتے ہو۔ کہا کہ پچیس منٹ، حضرت نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بنایا ہوا دُرود زیادہ بہتر ہے یا علماء کا؟ اس نے کہا کہ علماء تو غلام ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو ہمارے آقا ہیں۔ فرمایا کہ التحیات کے بعد جو دُرود شریف ہے یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عطا فرمودہ ہے۔ لہذا تم اس دُرود کو پچیس منٹ پڑھ لیا کرو۔ اس بہانہ سے اصلاح فرما دی۔ اگر کہہ دیتے کہ یہ سب حرام ہے ناجائز ہے یہ ہے وہ ہے تو وہ فوراً کہتا کہ افوہ



توبہ توبہ مولانا ہمیں کیا پتہ تھا کہ تم کیا ہو لیکن اللہ تعالیٰ اللہ والوں کو حکمت دیتا ہے، محبت سے لوگوں کو اللہ کی طرف بلا تے ہیں اور محبت ملتی ہے اہل محبت کی صحبت سے۔ صحبت میں رہتے نہیں اس لئے اب خشکی آگئی ہے جس کی وجہ سے لوگ ان سے بھاگتے ہیں۔ دیکھئے اہل محبت اللہ والوں کی غلامی کے صدقہ میں میرے کچھ شعر ہوتے ہیں۔

شرط توحید کامل یہی ہے  
عشق ہو آپ کا قلب جاں میں  
گر نہ صل علی ہو زباں پر  
کیا اثر ہو گا آہ و فغاں میں

اس شخص کی توحید مکمل نہیں جس کے قلب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق نہ ہو۔ اگر درد شریف نہیں پڑھو گے تو تمھاری دُعائیں تمھاری آہ و فغاں قبول نہیں ہوں گی۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے جس کو اختر نے نظم کر دیا۔ اگر یہ اشعار ساری مسجدوں میں لکھ دیئے جائیں تو انشاء اللہ کسی فرقہ کا آدمی آپ کا سر نہیں پھاڑے گا، ان کی غلط فہمی دور ہو جائے گی۔ وہ پھر کہیں گے کہ بھائی یہ تو عاشق رسول ہیں اور پانچوں وقت مسجدیں آتے ہوتے اور مسجد سے جاتے ہوئے درد شریف پڑھ رہے ہیں۔

حکمت کی چوتھی تفسیر (۴) مَا تَكْمِلُ بِهِ النَّفُوسُ فِعْلَ مَضَارِعِ مَجْهُولٍ  
ہے وہ علوم کہ جن سے انسانوں کے نفس اللہ والے

بن جاتے ہیں من الاحکام والمعارف ایسے احکام ایسے علوم و معارف بیان کئے جاتیں جس سے انسان کا نفس مجلی، مصطفیٰ، مرئی ہو کر اللہ والا بن جائے وہ سب حکمت میں داخل ہیں۔

مَا تَكْمَلُ بِهِ النَّفُوسُ مَضَارِعَ مَجْهُولٍ بِمَضْعُومٍ مَالِمٍ يَسْمُ فَاعِلُهُ هُوَ كَرْمُ فَرْحٍ هُوَ رُبَا  
 ہے اس پر پیش ہے مَا تَكْمَلُ بِهِ النَّفُوسُ مِنَ الْاِحْكَامِ وَالْمَعَارِفِ مِنْ مَنِّ بَيَانِيہ ہے  
 کہ وہ کیا چیز ہے جس سے نفوس پاک ہوتے ہیں۔ اللہ کے احکام کو اور معارف کو محبت و عظمت  
 کے ساتھ بیان کرنا کہ معرفت حاصل ہو۔ معرفت سے محبت پیدا ہوگی اور محبت سے فرماں  
 برداری کی توفیق ہوگی۔ اگر معرفت اور پہچان نہیں ہے تو پھر محبت بھی نہیں ہوگی۔ ناظم آباد  
 میں میرے پاس دو شیخ الحدیث آئے۔ دونوں پاس بیٹھے ہوئے تھے اور دونوں ساتھ پڑھے  
 ہوئے تھے مگر پہچان نہیں تھی کیونکہ چالیس سال کے بعد ملے تھے۔ دونوں اجنبی کی طرح میرے  
 پاس بیٹھے ہوئے تھے میں نے تعارف کرایا کہ یہ خیر المدارس کے محدث ہیں اور یہ ٹنڈوالہار  
 کے محدث ہیں یہ سننا تھا کہ دونوں کھڑے ہو گئے اور ایک دوسرے کے سینہ سے لپٹ  
 گئے کہ ارے ہم دونوں تو ساتھ پڑھتے تھے تو محبت کب ہوئی جب معرفت ہوئی ورنہ دونوں  
 ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے اجنبی کی طرح۔ ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے لیکن محبت کا  
 جوش نہیں ہو رہا تھا۔ عدم معرفت سے عدم محبت تھی جب میں نے تعارف کرایا تو دونوں  
 کھڑے ہو کر لپٹ گئے اور میرا شکریہ ادا کیا۔ اسی طرح جو معرفت بندے کی اللہ سے جان  
 پہچان کر لے اس کا بھی شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ اگر چار سال کے بچے کو اس کا ابا چھوڑ کر چلا  
 جائے اور بیس سال کے بعد آئے تو وہ بچہ اپنے ابا کو نہیں پہچانے گا، اپنے ساتھ ایک بٹے  
 میاں کو لے جائے گا کہ بٹے میاں آپ میرے ابا کو دیکھے ہوئے ہیں، پہچانتے ہیں چلیں  
 آپ ایئر پورٹ، ایئر پورٹ پر ایک بڈھا کہتا ہے کہ بیٹا بستر اٹھاؤ تو وہ کہے گا کہ کیا  
 بیٹا بیٹا کر رہے ہو، میں اپنے ابا کو ڈھونڈ رہا ہوں تو وہ بڈھا معترف کہتا ہے کہ ارے  
 یہی تو تیرا ابا ہے۔ تب بے چارہ رو کر معافی مانگتا ہے کہ ابا مجھے معاف کر دیجئے میں نے



آپ کو پہچانا نہیں تھا تو ایسے ہی جب اللہ والوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی پہچان ہو جاتی ہے تب وہ اللہ کی عبادت نماز، روزہ کرتا ہے اور نظر بچانے کی تکلیف اٹھاتا ہے اور کہتا ہے اللہ میاں اب تک جو میں نے آپ کے احکام کے بوجھ نہیں اٹھائے میری نالائقی تھی مُصَنَّف فرمادیتے۔

### حکمت کی پانچویں تفسیر

اور پانچویں تفسیر ہے وَضَعَ الْأَشْيَاءَ فِي مَحَالِهَا  
محال کی جمع محال ہے یعنی ہر چیز کو اس کے محل میں

استعمال کیا جائے جس چیز کو جس کام کے لئے اللہ نے بنایا اس کو اسی کام میں استعمال کرو۔ آنکھیں مکہ شریف دیکھنے کے لئے والدین کو دیکھنے کے لئے ہیں جو اپنے ماں باپ کو رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے اس کو ایک حج مقبول کا ثواب ملتا ہے۔ اِنْ أَنْكَحُوا كُودًا فَزَيْطُ الرِّالِي وَالِدَيْهِ جَوَابِئِهِ كُودِيْنِ مَحَبَّتٍ سَ نَظَرَةً رَحْمَةً رَحْمَتٍ كِي نَظَرَةٍ سَ دِيَكْهِ كَ اِيَكِ دِنِ بَمِ بَحْوَئِهِ سَ تَحْصَ مَا بَابِئِهِ بَمِ كُودِيْنِ نَظَرِ رَحْمَتٍ كَ صَدَقَةٍ مِي حَضَرِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَاتے ہیں ایک حج مقبول کا ثواب ملے گا۔ صحابہ نے پوچھا کہ اگر ہم سو مرتبہ اپنے ماں باپ کو رحمت سے دیکھیں تو کیا اللہ سو حج کا ثواب دے گا؟ فرمایا کہ اللہ پاک اس بھی زیادہ کریم ہیں۔ وہاں کوئی کمی نہیں۔ تو یہ پانچویں تفسیر ہے کہ ہر چیز کو اس کے محل میں خرچ کرو۔ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے جس کام کے لئے بنایا ہے اس میں استعمال کرو اور جس چیز سے منع فرمادیا ہے اس سے رُک جاؤ کانوں کو گانا سننے سے منع کیا گیا ہے، آنکھوں کو نامحرم کو دیکھنے سے منع کیا گیا ہے، زبان کو حرام کھانے سے منع کیا گیا ہے، جن اعضاء کو جس کام کے لئے اللہ نے پیدا کیا ہے وہی کام ان سے لوجس کام سے روکا ہے وہ کام ان اعضاء سے نہ کرو۔ یہی ہے۔ وَضَعَ الْأَشْيَاءَ فِي مَحَالِهَا۔

## تَفْسِيرُ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

آخر میں فرمایا کہ یا اللہ یہ پیغمبر کا بھیجنا اور صحابہ کا ایمان لانا اور ان کے دلوں کا تزکیہ اس کے لئے آپ کی زبردست طاقت کی ضرورت اور مدد کی ضرورت ہے آپ غالب القدرہ ہیں۔ الْعَزِيزُ کے معنی ہیں القادر علیٰ کل شئی ولا یعجز کاشی فی استعمال قدرتہ ایسی طاقت والا جس کے استعمال قدرت میں کوئی چیز رکاوٹ نہ ڈال سکے۔ یعنی اگر آپ ارادہ کر لیں گے کہ مجھے اس پیغمبر کو بھیجنا ہے تو وہ پیغمبر آکر رہے گا اگر آپ ارادہ کر لیں کہ مجھے فلاں فلاں کو اپنے نبی کا صحابی بنانا ہے تو وہ بن کر رہیں گے۔ اگر آپ کسی کو ولی بنانے کا ارادہ کر لیں تو وہ ولی بن کر رہے گا۔ جب تک آپ کا ارادہ آپ کی مشیت آپ کی مدد شامل حال نہیں ہوگی۔ کوئی بندہ اللہ والا نہیں بن سکتا۔ اس لئے کہ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ آپ غالب القدرہ ہیں اور آپ کی قدرت ایسی ہے کہ اگر کسی چیز کا آپ ارادہ کر لیں تو آپ کے ارادے کو مراد تک پہنچنے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں بن سکتی۔ جب آپ ایسے غالب القدرہ ہیں تو آپ ہی کی ذات اس قابل ہے کہ اس سے دعا کی جائے۔ اگر اللہ ابھی ارادہ کر لے کہ جتنے لوگ اشرف المدارس کی اس مسجد میں بیٹھے ہیں سب کو ولی اللہ بنانا ہے تو اسی وقت ہم سب کے سب ولی اللہ ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس آیت کی تفسیر کے صدقے میں ارادہ فرمائے۔ اے اللہ آپ ارادہ فرمائیں اور ہم سب کو ہماری اولاد کو ہمارے خاندان کو ہمارے احباب کو غرض ہم سب کو مزکی، مجلی، مصفی بنا کر اپنا ولی بنالیں، ہم سب کا تزکیہ ہو جائے۔ اور آپ حکیم ہیں کہ آپ قدرت کا استعمال حکیمانہ کرتے ہیں الذی یتعمل



قدرتہ بالِحکْمۃ جو اپنی قدرت کو حکمت کے ساتھ استعمال کرے۔ کیونکہ ایک ریچھ  
تھا وہ اپنے آقا کو نکھا جھل رہا تھا مالک نے اس کو سکھا دیا تھا وہ اپنی طاقت کو صحیح  
استعمال کر رہا تھا اتنے میں ایک مکھی آٹا کی ناک پر بیٹھ گئی تو اس نے ہٹا دیا۔ تھوڑی دیر  
بعد پھر بیٹھ گئی جب کئی دفعہ بیٹھی تو ریچھ کو غصہ آگیا اور وہ ایک پتھر لایا۔ اب جو مکھی  
بیٹھی تو تو مالک کی ناک پر پانچ کلو کا ایک بڑا پتھر لا کر مار دیا۔ نہ اس کی ناک رہی نہ مکھی  
ناک بھی غائب مکھی بھی غائب تو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بھالو نے طاقت  
تو استعمال کی مگر غیر حکیمانہ تو اے خدا آپ جو طاقت استعمال فرماتے ہیں وہ حکیمانہ ہوتی ہے  
کہ جس سے بندوں کا نقصان نہیں ہوتا۔ لَنْ يُصِيبَنَا الْاَمَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا  
ہمیں ہرگز کوئی مصیبت نہیں آسکتی مگر جو آپ نے ہمارے فائدے کے لئے لکھ دی ہے  
بعض وقت مصیبت سے بندے ولی اللہ ہو گئے۔ میرا ایک شعر یاد آیا میرا شعر ہے  
اختر کا۔ بعض لوگ کہتے ہیں میرا کیوں کہتے ہو میں کہتا ہوں تو کیا تیرا کہہ دوں جب میرا شعر  
ہے تو تیرا کیوں کہوں۔ غور سے سنئے۔

آپ تک لائی جو موج رنج و غم  
اس پر قرباں سینکڑوں ساحل بھوئے

کروڑوں کروڑوں بے سکونیاں اور پریشانیاں اس غم پر پیدا ہو جاتیں جو غم ہمیں  
اے اللہ آپ تک پہنچا دے مولانا رومی نے لکھا ہے کہ ایک شخص اپنے مشوق کی  
تلاش میں تھا اور کو تو ال شہر نے اس کو سمجھا کہ یہ پاگل ہے یا چور ہے۔ کہا بارہ بجے  
رات کو کہاں پھر رہے ہو کہا میں اپنے محبوب کی تلاش میں ہوں۔ اتنے میں اس  
نے مارنا شروع کر دیا بید پر بید لگائے۔ وہ بھاگتا رہا یہاں تک کہ ایک گلی میں مڑا



گیا کو تو ال کا گھوڑا نہیں مڑسکا پتلی گلی تھی یہ جیسے ہی مڑا سامنے باغ کی ایک چار دیواری آگئی۔ یہ اس میں کود گیا جہاں اس کا محبوب بیٹھا ہوا تھا، اپنے محبوب کو اچانک پا کر اس نے کہا اے خدا اس تھا نیدار کے ہر بید پر ایک ہزار رحمتیں نازل فرما۔ ہر ڈنڈے پر ہزار ہزار رحمت نازل فرما کہ جس کے ڈنڈے نے مجھے میرے محبوب سے ملا دیا تو مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ قصہ تو ایسے ہی فرضی و مجازی ہے لیکن اصل مقصد میرا یہ سمجھانا ہے کہ جو مصیبت ہمیں اللہ تک پہنچا دے وہ مصیبت مصیبت نہیں۔ لیکن خدا سے عافیت مانگئے کیونکہ اللہ قادر ہے کہ ہمیں عافیت سے اللہ والا بنا دے۔ اس لئے مصیبت مانگنا جائز نہیں ہے یہ بات یاد رکھئے۔ یہی کہتے رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ہمیں دنیا میں بھی آرام سے رکھئے آخرت میں بھی آرام سے رکھئے لیکن اگر کوئی تکلیف آجائے تو سمجھ لو کہ اس میں ہمارا نفع ہے اس آپریشن سے دل کو توڑنا ہے، کبر کو توڑنا ہے، غفلت کے پردوں کو چاک کرنا ہے۔ غفلت کے کینے کیرا شیم پر ڈی ڈی ٹی چھڑکی جا رہی ہے کہ جب صحیح رہتے ہو تو نظارے بازی کرتے ہو، معشوقوں کو تلاش کرتے ہو، اب گردے کا درد اٹھا ہے تو آبِ معشوقوں کو تلاش کرو۔ آنکھوں میں کالا پانی آگیا اب دیکھو نا معشوقوں کو اللہ تعالیٰ کی عطا فرمودہ صحت اور عافیت کی قدر کرو جو آرام میں اللہ کو یاد کرتا ہے تو دکھ میں خدا اس کو یاد رکھتا ہے۔ یہ روایت حدیث شریف کی میں نے خود دیکھی۔ جو سکھ میں اللہ کو یاد کرے تو دکھ میں کیوں ہو۔ بس مضمون ختم ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ آج بس اللہ ارادہ کرے اس آیت کی تفسیر اور



پورے قرآن پاک کی عظمت کے صدقے میں اس آیت کی تفسیر کی عظمت کے صدقے میں اے خدا ہم سب کے لیے سو فیصد ارادہ فرمائے ہم میں سے ایک بھی محروم نہ جائے جتنے ہم لوگ بیٹھے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اللہ والی زندگی نصیب فرمادے اللہ والا بنادے تقویٰ کی زندگی عطا فرمادے اور گناہوں سے بچنے کی توفیق دے دے اور ہر چھوٹے بڑے غم سے بچاتے ہر چھوٹی بڑی پریشانی چھوٹی بڑی بلا اور چھوٹے بڑے غم اور مصیبت سے بچاتے اور جو ہمیں ستانے کا ارادہ کرے اللہ اس کو ہدایت دے کہ اگر معافی مانگے اگر اس کی ہدایت مقدر نہ ہو تو قدرت قاہرہ کے ڈنڈے سے اس کی کمر توڑ دے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔

## چند اشعار عارفانہ

از حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

جسں بازی عشق  
جسں دے دی میں نے انکے نام پر  
عشق نے سوچا کچھ انجسام پر

انجامِ حُسنِ فانی  
دوستو مزانہ ان گھم پر  
خاک ڈالو گے انہیں اجسام پر

○  
فنائیتِ حُسن و عشق  
اُن کا چراغِ حُسن بجایا بھی بجھ گئے  
بلبل ہے چشمِ غم گلِ افسردہ دیکھ کر

○  
پہرہ کا بچھرا فیہ بدلنے سے عشقِ فانی کا زوال۔

ادھر جنسرافیر بدلا ادھر تاریخ بھی بدلی  
نہ اُن کی ہٹری باقی نہ میسری ہٹری باقی

○  
نزولِ سکینہ بر قلبِ عارف  
میرے پینے کو دوستو! سُن لو  
اُس سانسوں سے مے اترتی ہے  
اس میکدہِ غیب سے کیا جب کہا ہے  
ہے دورِ مجھ سے دوستو دُنیا نے فکر

○  
عشقِ مجازی عذابِ الہی  
تھوڑے دل پر ہیں منزِ دماغ میں کھوٹے  
بتاؤ عشقِ مجازی کے مزے کیا کھوٹے



## گر خدا چاہے تو پہلے عاشق ابرار ہو

عشق کا اے دوستو! ہم سب کا یہ میار ہو  
متبع سنت ہو اور بدعت سے بھی پرہیزار ہو

اتباع سنت نبوی سے دل سرشار ہو  
نور تقویٰ سے سراپا حامل انوار ہو

عاشق کامل کی بس ہے یہ علامت کاملہ  
جاں فدا کرنے کو ہر دم سرکھن تیار ہو

عشق سنت کی علامت ہر نفس سے ہو عیاں  
خود وہ رقتار ہو، گھٹا رہو، کردار ہو

صحبت مرشد سے نسبت تو عطا ہوگی مگر  
اجتناب مصیبت ہو ذکر کی تکرار ہو

عشق کامل کی علامت یہ سنا کرتا ہوں میں  
آشنائے یار ہو بیگانہ اغیار ہو

ہے یہی مرضی خدا کی ہم مٹا دیں نفس کو  
گرچہ وہ سارے جہاں کا بھی کوئی سردار ہو

اس کی صحبت سے نہیں کچھ فائدہ ہوگا کبھی  
بے عمل کوئی محبت کا عکس دار ہو

جب کسی بندہ پہ ہوتا ہے خدا کا فضل خاص  
دم میں وہ ذوالنور ہو گا گرچہ وہ ذوالنار ہو

عمر بھر کا تجربہ خستہ کا ہے یہ دوستو  
گر خدا چاہے تو پہلے عاشق ابرار ہو